اردو کی شعری اصناف

(۲)

قطعہ:

قطعہ وہ صنف شاعری ہے جو چار مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے، جن میں اشعار کی تعداد کی بھی کوئی قید نہیں ہوتی، اس میں دو یا دو سے زیادہ اشعار بھی ہو سکتے ہیں۔ قطعہ کے پہلے مصرعے میں قافیہ یا ردیف کی کوئی قید نہیں ہے لیکن دوسرے مصرعے میں قافیہ لازمی موجود ہوتا ہے اس کے بعد اگر ردیف بھی لگا دیا جائے تو شاعر کی مرضی ورنہ ردیف لازمی نہیں ہے لیکن قافیہ ضروری ہے۔ تیسرے مصرعے میں بھی قافیہ اور ردیف کی کوئی قید نہیں، چوتھے مصرعے میں دوسرے مصرعے کا ہم آواز قافیہ ضروری ہوتا ہے اور اگر دوسرے مصرعے میں قافیہ کے ساتھ ردیف بھی ہو تو وہی ردیف چوتھے مصرعے میں قافیہ کے ساتھ اسی طرح لکھا جاتا ہے۔ گویا کہ دوسرے مصرعے میں قافیہ لازمی ہے اور چوتھے مصرعے میں دوسرے مصرعے کا ہم آواز ردیف لازمی ہے۔

قطعہ ایسے اشعار کا مجموعہ ہے جن میں کوئی خیال تسلسل کے ساتھ پیش کیا جائے، اور یہ بھی ضروری نہیں کہ غزل اور قصیدہ کی طرح قطعہ کا پہلا شعر مطلع ہو۔ قطعہ میں مضمون ایک شعر سے دوسرے شعر میں پیوست ہوتا چلا جاتا ہے، مضمون کا تسلسل برقرار رہتا ہے۔ اردو شاعری میں قطعہ کافی مقبول صنف رہا ہے، غالبؔ، حالیؔ، اقبالؔ، اکبرؔ، شبلیؔ، ظفر علی خان، اختر انصاری جیسے بڑے شعرا نے اس صنف کو وقار بخشا ہے۔

رباعی:

رباعی عربی کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی چار چار کے ہیں، اور اصناف شاعری میں رباعی اس صنف کا نام ہے جس میں چار مصرعوں میں ایک مکمل مضمون ادا کیا جاتا ہے۔ رباعی قطعہ سے مختلف ہوتی ہے، قطعہ میں اشعار کی تعداد دو سے زیادہ ہو سکتی ہے لیکن رباعی میں صرف دو شعر یا چار مصرعے ہی ہوتے ہیں۔ رباعی کا وزن مخصوص ہے، پہلے دوسرے اور چوتھے مصرعے میں قافیہ لازمی ہے، تیسرے مصرعے میں بھی اگر قافیہ آجائے تو کوئی عیب نہیں، گو کہ رباعی کے پہلے دوسرے اور چوتھے مصرعے ہم قافیہ یا ہم قافیہ وہم ردیف ہوتے ہیں۔ رباعی کی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ اس کے لئے ایک خاص بحر مقرر ہے (بحر ہزج)۔

رباعی کے لئے موضوعات مقرر نہیں ،شعرا نے ہر نوع کے خیال کو اس میں سمویا ہے، بلکہ رباعی لکھنے والے شاعر کے لئے ضروری ہے کہ اس میں جو مضمون بیان کیا جائے اچھوتا ہو، جو خیال پیش کیا جائے وہ بلند ہو اور انداز بیان میں دلکشی ہو۔رباعی کے آخری دو مصرعوں خاص کر چوتھے مصرعے پر رباعی کا حسن واثر اور زور کا انحصار ہے،یعنی رباعی کا چوتھا اور آخری مصرعہ زیادہ پرزور اور پراثر ہو اور محسوس ہو کہ رباعی کا پورا مضمون اس میں سمٹ آیا ہے، چنانچہ علمائے ادب اور فصحائے سخن نے اس امر کو ضروری قرار دیا ہے۔رباعی کا ایک نام دوبیتی بھی ہے، بیت کے معنی ہیں شعر،اس لئے دوبیتی کے معنی ہوئے دوشعروں والی نظم،اس کے علاوہ رباعی کو چہار مصرعی،جفتی اور خصی بھی کہا جاتا ہے۔

مسدس:

مسدس اس نظم کو کہتے ہیں جس میں چھ چھ مصرعوں کی بند ہو،ان چھ مصرعوں میں ابتدائی چار مصرعے ہم قافیہ یا ہم قافیہ و ہم ردیف ہوں، باقی دو مصرعے یعنی پانچواں اور چھٹا مصرعہ اپنا الگ قافیہ و ردیف رکھتے ہوں اور باہم اہم قافیہ یا ہم قافیہ و ہم ردیف ہوں گے۔حالی او اقبال نے بہترین اور کامیاب مسدس لکھے ہیں۔مسدس کی ایک مخصوص ہیئت بھی ہے،مثال:

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا کس نے ؟ نوع انسان کو غلامی سے چھڑایا کس نے؟
میرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے؟ میرے قرآن کو سینے سے لگایا کس نے؟
تھے تو آبا وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو؟
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

حمد:

حمد ایک عربی لفظ ہے،جس کے معنی تعریف کے ہیں، اور اللہ کی تعریف وتوصیف کو بیان کرنے والی نظم کو حمد کہا جاتا ہے۔صنف شاعری میں حمد وہ اشعار یا نظم ہے جس میں اللہ تعالیٰ تعریف وثنا بیان کی جائے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کیا جائے۔

نعت:

وہ نظم ہے جو رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہی جائے،حضورﷺ کی مدحت،تعریف وتوصیف،

شمائل وخصائص کو نظم کی صورت میں پیشکش کو نعت کہا جاتا ہے۔

منقبت:

اشعار کے ذریعہ کسی کی تعریف کرنے کو منقبت کہتے ہیں، لیکن شاعری میں یہ صنف حضرت علیؓ کی شان میں کہی گئی نظم سے مخصوص ہو چکی ہے، یعنی حضرت علیؓ کی تعریف اور توصیف بیان کرنے والی شاعری کو منقبت کہا جاتا ہے۔ ویسے اردو شاعری میں خلفائے راشدین، اور دیگر برزگان دین کی مدح میں بھی منقبتیں کہی گئی ہیں۔

مناجات:

مناجات کا مطلب دعاء ہے، یہ وہ نظم ہے جس میں اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں دعا کی جاتی ہو، یعنی دعائیہ اشعار یا نظم کو مناجات کہا جاتا ہے۔

سلام:

شہدائے کربلا کی مدح اور تعریف میں لکھی جانے والی نظم سلام کہی جاتی ہے۔

سہرا:

شادی کے موقع پر دولہا کے لئے لکھے جانے والے کلام کو سہرا کہتے ہیں، جس میں عموماً رشتہ داروں اور احباب کی جانب سے ازدواجی زندگی کے لئے دعائیں ہوتی ہیں۔

ہجو:

ایسا کلام یا ایسی نظم خواہ کسی بھی ہیئت میں ہو، جس میں کسی کی مخالفت میں اس پر طنز کیا جائے یا اس کا مذاق اڑایا جائے ہجو ہے۔

تضمین:

تضمین سے مراد ہے اپنے یا کسی دوسرے شاعر کے مصرے یا شعر پر مصرعہ یا مصرعے لگانا۔ تضمین کی کئے صورتیں ہیں ایک مصرعے پر مصرعہ لگانا، ایک شعر پر ایک مصرعہ لگا کر مثلث کرنا، مطلعے پر مطلع لگانا، شعر پر تین مصرعے لگا کر مخمس کرنا، شعر پر چار

مصرعے لگا کر مسدس کرنا یا کئی شعر لگا کر قطعہ بند کرنا۔

واسوخت:

واسوخت وہ صنف سخن ہے جس میں جلی کٹی سنائی جاتی ہے، دراصل واسوخت محبوب کی بے وفائی یا لاپروائی کے بیان اوراس کے ردعمل میں کی جانے والی شاعری ہے۔

گیت:

گیت ہندی الاصل صنف شاعری ہے، جو ہندی بحر میں ہی لکھی جاتی ہے۔گیت میں بھی کسی موضوع کی کوئی پابندی نہیں،اس میں ہرنوع کے موضوع پرطبع آزمائی کی جاسکتی ہے۔گیت میں محبت اورنغمگی کی آمیزش ہوتی ہےاوراس کا مزاج ان عناصر سے تشکیل پاتا ہے جن میں نسائیت ہوتی ہے۔غنائیت گیت کے لئے لازمی ہے اور ترنم، جھنکاراور تھاپ اس کی خصوصیات ہیں۔

شہرآشوب:

شہرآشوب اس نظم کو کہتے ہیں جس میں کسی عہد کسی دور کے مصائب یا کسی شہر پر نازل ہونے والی آفات کا ذکر ہو۔اس میں عموماً زمانے کی نیرنگی، حالات کی ابتری، اہل کمال کی ناقدری اور امرا کی بے زری کا ذکر ہوتا ہے۔اردو شاعری میں اس صنف کا خاصہ رواج رہا ہے۔جعفرزٹلی،شاکرناجی،میراورسودانے بہت عمدہ شہرآشوب کہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

حوالہ:

''تاریخ ادب اردو'' از نورالحسن نقوی